دینی مدارس کا نصاب اور انتہا پسندی

مولانا محمد شفیع چترالی

گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز کرتے ہوئے عالمی طاقتوں نے جن موضوعات کو عالمی سطح پر بحث ومباحثے کا محور بنایا، ان میں پاکستان کے دینی مدارس کے نصاب ونظام کا موضوع بھی شامل ہے۔ اس موضوع پر اب تک بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ عام طور پر کہا یہ جاتا ہے کہ دینی مدارس میں انتہا پسندی، تنگ نظری اور مذہبی وفرقہ وارانہ تعصب کا درس دیا جاتا ہے اور علماء دلیل ومنطق اور معقولیت پسندی کے مخالف اور نفرت کے پرچارک ہیں۔ اس مفروضے کی بنیاد پر پاکستان میں دینی مدارس کے خلاف متعدد اقدامات کئے گئے اور صدر جنرل پرویز مشرف کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران امریکی صدر بش اور افغان صدر حامد کرزئی نے انہیں مدارس کے خلاف مزید کارروائیاں کرنے کا کہا، جب کہ پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے الزام عائد کیا ہے کہ مشرف حکومت مدارس کے خلاف کافی اقدامات نہیں کر رہی۔ اس پس منظر میں اس سوال کا جواب تلاش کرنا بہرحال ضروری ہے کہ کیا دینی مدارس میں واقعی تنگ نظری، تعصب اور انتہا پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟ اس حوالے سے مختلف حلقے مختلف زاویوں سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں لیکن تعجب کی بات ہے کہ دینی مدارس کے نصاب کو سامنے رکھ کر، انصاف کے مطابق تجزیہ کرنے اور رائے قائم کرنے کی کوئی زحمت نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر اس پہلو سے جائزہ لیا جائے تو دینی مدارس کے نصاب سے متعلق بعض ایسے حقائق بھی سامنے آتے ہیں جو بہت سے حقیقت پسند لوگوں کے لئے خوشگوار انکشافات سے کم نہیں ہوں گے۔ کیا منفی پروپیگنڈے کے موجودہ طوفانی ماحول میں ایک عام مبصر کے لئے یہ بات باعث حیرت نہیں ہوگی کہ دیوبندی حنفی مسلک کے آٹھ ہزار کے قریب مدارس کے مشترکہ بورڈ وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں ایک برطانوی نژاد امریکی عیسائی مصنف کی کتاب بھی کئی عشروں سے پڑھائی جاتی ہے اور فرقہ واریت کے تمام تر الزامات کے باوجود اسی نصاب میں شیعہ مصنفین کی کتابوں سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔ دینی مدارس پر منطق دشمنی کے الزام کی حقیقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں علم منطق (Logic) کی چھ سے زائد

چھوٹی بڑی کتابیں باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں جس کی پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں مثال نہیں ملتی۔

ذیل میں پاکستان کے دینی مدارس کے سب سے بڑے امتحانی بورڈ وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس سے مدارس دینیہ پر انتہا پسندی کی تعلیم دینے کے الزام کی نظری حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ وفاق المدارس کے نصاب میں میٹرک کے بعد تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، منطق، فلسفہ، عربی ادب وانشاء، لغت، صرف نحو، بلاغت و بیان، تاریخ، سیرت اور فارسی زبان سمیت ایک درجن سے زائد علوم وفنون کی تقریباً پچاس قدیم وجدید کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ قارئین کو حیرت ہوگی کہ حنفی، دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مدارس کے اس نصاب میں پچاس میں سے تیس کے قریب کتابیں غیر حنفی علماء کی ہیں۔ آیئے اس اجمال کی تفصیل دیکھیں۔ قرآن مجید تمام اسلام علوم کے لئے اصل الاصول کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے اور بیان کرنے کا کام نہایت ہی حساس اور نازک سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے عجمی لوگوں کے لئے قرآن مجید کی تفسیر بیان کرنے اور لکھنے کے لئے ۱۵ علوم وفنون کی تحصیل لازمی قرار دی ہے، جن کے بغیر کوئی عجمی شخص قرآن مجید کی تفسیر بیان نہیں کر سکتا۔ مدارس اسلامیہ میں قرآن مجید کی تفسیر کے لئے سلف صالحین کی تفسیروں کے اتباع کو ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود دوسرے مکاتب فکر کے اکابر کی تفسیروں کو بھی قطعی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ تفسیر ''کشاف'' جو کہ مشہور معتزلی مفسر علامہ زمخشری کی تفسیر ہے، اس سے نہ صرف تفسیر کے درس میں استفادہ کیا جاتا ہے بلکہ قرآن مجید کے اعجاز اور فصاحت و بلاغت کے بیان میں اس کی رائے کو بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ معتزلہ کے بہت سے عقائد اہل سنت کے کئی اصولی عقائد سے متصادم ہیں اور پھر علامہ زمخشری نے اس تفسیر کے اندر اہل سنت کے خلاف کئی مواقع پر سخت موقف بھی اختیار کیا ہے۔ مزید برآں حنفی مسلک سے وابستہ دینی مدارس کے نصاب میں شامل تفسیر کی سب سے اونچی کتاب ''جلالین'' کے دونوں مؤلفین شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہمارے ارباب مدارس نے محض اس اختلاف نظر کی بنیاد پر اس عظیم تفسیر کو اس کے جائز مقام سے محروم نہیں کیا، جو ان کی وسعت نظر کی واضح دلیل ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ کے مبارک اقوال، اعمال اور تقریرات کے تذکروں پر مشتمل وسیع علم، علم حدیث قیامت تک آنے والی امت کا مشترکہ سرمایہ ہے اس علم پر تمام اسلامی طبقات کے اکابر نے کام کیا ہے۔ اہلسنت کے چاروں فقہی مسالک کے ائمہ نے اس موضوع پر گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہمارے مدارس میں جو اکثر مسلک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے تعلق رکھتے ہیں، بلاتفریق مسلک احادیث کی تمام مشہور کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، جن میں سرفہرست بخاری شریف ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے بعض مسائل میں اختلاف کے باوجود انہیں

''امیر المومنین فی الحدیث'' کہا جاتا ہے۔ان کی کتاب کو کتاب اللہ کے بعد سب سے عظیم اور صحیح کتاب سمجھا جاتا ہے۔طحاوی شریف کے علاوہ احادیث کی تمام کتابیں جو ہمارے نصاب میں شامل ہیں، غیر حنفی ائمہ کی ہیں اور ان کتابوں کو حنفی درس نظامی میں اتنی اہمیت حاصل ہے کہ ان کو پڑھے بغیر کسی طالب علم کو فراغت کی سند نہیں مل سکتی۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہ احادیث پڑھانے والے کئی اساتذہ اور طلباء احادیث تلاش کرنے کے لئے عیسائی مستشرق ''بروکلین'' کی کتاب "المعجم المفهرس لألفاظ الحديث" سے استفادہ کرتے ہوئے کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتے۔علاوہ ازیں اس زمانے میں بیروت سے شائع ہونے والی یہودی مستشرقین کی کتابیں مدارس اسلامیہ کی لائبریریوں میں تحقیق واستفادے کے لئے رکھی جاتی ہیں۔

ہر مسلک ومکتب فکر سے وابسطہ ادارے میں وہی فقہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو اسی مسلک کے علماء نے لکھی ہوں، ہمارے مدارس میں علم فقہ کی سب سے اونچی کتاب ہدایہ ہے، جس میں اختلافی مسائل میں ائمہ احناف کے نقطہ نظر کی ترجمانی کی گئی ہے لیکن اسی ہدایہ کے حاشیہ پر مشہور شافعی محدث اور فقیہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ کی کتاب (الدرایۃ) بھی لگائی گئی ہے جس میں انہوں نے کئی مقامات پر احناف کے دلائل کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کے علاوہ اصول فقہ میں علامہ تفتازانی کی ''التوضیح والتلویح'' بھی شامل نصاب ہے جن کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی کئی کتابوں کی شروح لکھنے کے باوجود شافعی المسلک تھے۔

اسلامی عقائد کی تعلیم اور عقائد میں اختلافی مسائل پر بحث ومباحثہ کے علم کو ''علم الکلام'' کہا جاتا ہے۔یہ علم درس نظامی کے مشکل ترین علوم میں سے ہے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں درجہ عالیہ (مساوی بی اے) میں پڑھایا جاتا ہے۔

کلامی ابحاث کے حوالے سے علماء اہل سنت کے دو مشہور مکاتب فکر ہیں، ماتریدی اور اشعری، اکثر ائمہ احناف ماتریدی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔لیکن یہ جان کر آپ کو تعجب ہوگا کہ اس اہم اور حساس فن میں پڑھائی جانے والی واحد کتاب ''شرح عقائد'' اشعری مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے محقق علامہ سعد الدین تفتازانی کی ہے۔عقائد کے معاملے میں خصوصیت کے ساتھ اس قدر وسعت ظرفی کا مظاہرہ شاید ہی کسی ''اسکول آف تھاٹ'' نے کیا ہو۔

علم لغت میں مدارس اسلامیہ میں تاج العروس، مصباح اللغات اور دیگر شاہکار کتابوں کے ہوتے ہوئے عیسائی لوئس ملیف کی شہرہ آفاق کتاب ''المنجد'' سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔اور یہ کتاب بڑے عالم اور مدرسے کے کتب خانے میں لازماً موجود ہوتی ہے حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ اس کے مرتب نے لغات کے بیان میں عیسائیت کے پرچار کی کوشش بھی کی ہے اور کئی اسلامی اصطلاحات کو بگاڑ کر بیان کیا ہے۔

علم ادب میں اپنے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے ادیب وشاعر متنبّی کی کتاب پڑھائی جاتی ہے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تذکرہ نویسوں کے بقول نہایت قابل رحم تھی لیکن چونکہ اس کی کتاب فن ادب کا شاہکار ہے، اسلئے علماء نے اس کے عقائد اور خیالات سے قطع نظر کر کے، طلبہ کو ان کے ادب سے مستفید ہونے کا موقع دیا ہے۔ جاہلیت کے زمانے کی شاہکار عربی نظموں کا مجموعہ ''السبع المعلقات'' بھی بہت سے مدارس میں داخل نصاب ہے جس کے مندرجات سے صرف نظر کر کے ان کی ادبی حیثیت کا اعتراف کیا ہے اور اسے اپنے نصاب میں ممتاز مقام عطا کیا ہے۔

علم عروض وقوافی وہ علم ہے جس کے ذریعے ہر زبان میں شعر وشاعری کے قواعد وقوانین بیان کئے جاتے ہیں۔ چونکہ عربی زبان میں فن عروض وقوافی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اسلئے مدارس کے نصاب میں اس فن کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ اس فن میں عالم اسلام کے کئی ائمہ فن نے کئی چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن مدارس اسلامیہ کی وسعت ظرفی کا اندازہ لگائیے کہ اس فن سے متعلق نصاب میں شامل واحد کتاب کسی عربی عالم یا اسلامی ادیب کی نہیں بلکہ امریکہ کے شہر نیویارک سے تعلق رکھنے والے برطانوی نژاد عیسائی مصنف ڈاکٹ نیلسس فنڈیک کی ہے جو ''محیط الدائرۃ'' کے نام سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصابی نقشے میں موجود ہے اور اہتمام کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی یہ کہنے کی گنجائش موجود ہے کہ دینی مدارس میں انتہا پسندانہ رجحانات کا درس دیا جاتا ہے......؟

دینی مدارس پر انتہا پسندی کے حوالے سے سب سے زیادہ الزامات شیعہ سنی اختلافات کے حوالے سے لگائے جاتے ہیں، یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ دینی مدارس میں مخالف فرقے کو قتل کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پروپیگنڈے کی حقیقت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ دینی مدارس کے نصاب میں ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے علم منطق کی اہم بہترین کتابوں میں سے ایک ''شرح تہذیب'' بھی ہے جو کسی سنی عالم کی نہیں بلکہ ایران سے تعلق رکھنے والے شیعہ مصنف علامہ عبداللہ بن الحسین اصفہانی کی ہے۔ آج تک اس کتاب کے شامل نصاب ہونے پر کسی مدرسے یا کسی عالم نے کوئی احتجاج نہیں کیا ہے بلکہ اس سے خوش دلی سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

یہ چند مثالیں پیش کی گئیں، ورنہ نصاب میں شامل تمام کتابوں اور ان کی شروح وتعلیقات کو سامنے رکھ کو دینی مدارس کے نصاب کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ مدارس اسلامیہ نے اپنے طرز تعلیم میں کبھی فرقہ وارانہ سوچ نہیں اپنائی اور ان کا دامن ان تمام الزامات سے پاک ہے، جو مغربی میڈیا کے ذریعے ان پر لگائے جاتے ہیں۔

☆......☆